رجسٹرڈ نمبر ۱۸۰۱ آصفیہ

شرح چندہ
سالانہ ......
ششماہی ......
سہ ماہی ......

قیمت فی پرچہ (۲ر)

فرخندہ بنیاد حیدرآباد دکن

مملکت

ہفتہ وار

اڈیٹر:-
میر حسن الدین، بی اے، ال ال بی (عثمانیہ)

رجسٹرڈ نمبر انگلشیہ

شرح چندہ
سالانہ ......
ششماہی ......
سہ ماہی ......

قیمت پرانا پرچہ (۴ر)

جلد (۵) | ۱۵ اردی بہشت ۵۵ف | ۴ ربیع الثانی ۶۵ھ | ۹ مارچ ۴۶ء شنبہ | نمبر (۴۷)

ہمارے خارجی مسائل

سنہ ۱۳۵۱ف کی رپورٹ نظم و نسق کا ایک اقتباس

سر اسٹافورڈ کرپس کے مشن کی نسبت برطانوی وزیر اعظم کا اعلان جن حالات میں ہوا ہے وہ اچھی طرح معلوم ہیں حیدرآباد کے نقطۂ نظر سے یہ اس سال کا اہم ترین واقعہ تھا اس لئے ایک وفد جو نواب چھتاری صدر اعظم بہادر باب حکومت نواب مہدی یار جنگ بہادر صدر المہام تعلیمات مسٹر سید عبدالعزیز صدر عدالت اور نواب علی یاور جنگ بہادر معتمد امور دستوری (مشیر مملکت) پر مشتمل تھا۔ دہلی روانہ ہوا تاکہ سر اسٹافورڈ کرپس کے ان مباحث میں حصہ لے جن پر ہندوستان کی نمائندگی کے نمائندہ عناصر سے گفتگو کرنا چاہتے تھے۔ سر اسٹافورڈ سے اس وفد کی تفصیلی گفت و شنید رہی۔ اس کے علاوہ نواب صدر اعظم بہادر باب حکومت سرکار عالی نے ریاستوں کے وفد میں بھی حیدرآباد کی نمائندگی کی جو ہز ہائینس جام صاحب نوانگر صدر ایوان والیان ریاست کی وساطت سے سر اسٹافورڈ سے ملا۔ اس وفد نے عموماً ہز مجسٹی کی حکومت کے اعلان کے ان اصول پر بحث کی جو عمومی طور پر ریاستوں کے لئے مشترک تھے اور حیدرآبادی وفد نے خصوصیت کے ساتھ ان نقاط کو زیر بحث رکھا جو شبہات و مشکلات سے یا اس اعلان کے کسی مفہوم یا تصور سے پیدا ہوسکتے تھے جن کا تعلق بالخصوص حیدرآباد اور اس کے خاص معاہداتی حقوق سے تھا یہاں اس امر کا اظہار بھی مناسب معلوم ہوتا ہے کہ سنتوری نے حیدرآبادی وفد کے دہلی روانہ ہونے سے قبل مختلف طلب بحث معاملات سے متعلق ایک مفصل نوٹ پیش کیا تھا اور باب حکومت کی سفارش کی بنا پر حضرت اقدس و اعلیٰ نے وفد کو حق نمائندگی عطا فرماتے ہوئے ایک فرمان ہدایت عنوان نافذ فرمایا جو دہلی میں وفد کے طریق عمل کا رہنما رہا۔ دہلی کے مباحث ختم ہونے پر ان کی ایک مفصل رپورٹ حضرت اقدس و اعلیٰ کی خدمت میں پیش کرنے کی عزت حاصل کی گئی اور مملکت کی طرف سے جن امور پر زور دیا گیا تھا وہ ریزیڈنسی اور سر اسٹافورڈ سے مراسلت کے ذریعہ دوبارہ کئے گئے ...... ہندوستانی ریاستوں سے متعلق برطانوی ہند کے قوانین کا جائزہ کرنے کے لئے ایوان والیان ریاست کی قانونی ذیلی مجلس کے رکن کی حیثیت سے مسٹر سید عبدالعزیز صدر المہام عدالت کا تقرر منظور کر کے ایوان مذکور اور وزرا کی کمیٹی سے مزید تعاون کیا گیا۔ اس طرح ایوان مذکور کی ذیلی مجلس مالیات کی رکنیت پر مسٹر غلام محمد صدر المہام مالیات کا تقرر منظور کیا گیا۔ اس مجلس کا مقصد برطانوی ہند کے ساتھ ہندوستانی ریاستوں کے مالی تعلقات کی تنقیح کرنا ہے۔ نواب صاحب چھتاری نے اس سال بھی مجلس وزرا میں حیدرآباد کی نمائندگی کی اور حضرت اقدس و اعلیٰ کی منظوری سے دائرہ مطالعۂ امور دستوری کا انسٹی ٹیوشنل اسٹڈی سرکل کے صدر بھی رہے جو ایک غیر سرکاری مجلس ہے اور ہندوستانی سیاسیات میں آئندہ تغیرات سے متعلق متعدد دستوری تبادلات اور ان میں ہندوستانی ریاستوں کے موقف پر غور کرنے کے لئے مقرر کی گئی ہے۔ اس دائرہ کی ایک شاخ کے طور پر مجلس تسوید مقرر ہوئی جس کے ایک رکن معتمد امور دستوری اور صدر مرزا نوجوانی [illegible] مقرر کئے گئے تاکہ کرپس مشن سے متعلق جو اہم مسائل حکومت برطانیہ کو متاثر کرتے ہوں یا جن کا تعلق جنگ کے سلسلہ میں تازہ ترین موقف سے ہو ان کی تفصیلی تنقیح کی جائے۔ مجلس تسوید کی مرتبہ رپورٹ بھی پیش ہو چکی ہے۔ سال زیر رپورٹ میں ہز ہائینس نواب صاحب بھوپال نے ہندوستان کی دیسی ریاستوں میں سے بعض کے درمیان مشاورت کی جو غیر رسمی بنیاد ڈالی ہے اس کا ذکر اس موقع پر مناسب معلوم ہوتا ہے۔ یہ امر واضح کیا جا چکا ہے کہ اس قسم کی مشاورتیں کسی حیثیت سے مجلس وزرا کو متاثر نہ کریں گی اور ان کا اثر کسی ریاست کی مجلس مذکور میں شرکت کرنے پر نہ پڑے گا حضرت اقدس و اعلیٰ کی حکومت نے مجوزہ غیر رسمی مشاورتوں میں اس شرط کے ساتھ شرکت سے اتفاق فرمایا کہ (بقیہ صفحہ ۳)

۵۹۶ / ۹۲

مملکت ہفتہ وار

۵ اردی بہشت ۵۵ ف

زرعی پالیسی کی ماندگی

غذائی نقطۂ نظر سے ہفتۂ گزشتہ حیدرآبادیوں کے لئے ایک اہم ہفتہ تھا مشاورتی مجلس اغذیہ کی ورکنگ کمیٹی کے غیر سرکاری ارکان نے اسی ہفتہ اپنا دورہ ختم کیا۔ تعلقداروں اور صوبہ داروں کی کانفرنس بھی اسی ہفتہ منعقد ہوئی نیز مشاورتی مجلس اغذیہ کا اجلاس بھی منعقد ہوا اور یہ اجلاس اس وجہ سے بھی ایک تاریخی اہمیت رکھتا تھا کہ حضرت بندگان اقدس نے اس اجلاس کے لئے شاہانہ پیام روانہ فرماکر اس کی عزت افزائی فرمائی۔

سب سے پہلے ہم مشاورتی مجلس اغذیہ کی ورکنگ کمیٹی کے غیر سرکاری ارکان کے دورہ کی رپورٹ پر نظر ڈالیں گے۔ اہل حیدرآباد کو اس کمیٹی کا ممنون ہونا چاہیئے کہ اس نے اپنے ذاتی مشاہدہ کی بنا پر ہم سب کو یہ مژدہ سنایا کہ جوار اور گیہوں کی فصلیں خراب نہیں ہیں جیسا کہ بعض افراد اور اداروں کی جانب سے عوام کو باور کرانے کی کوشش کی جا رہی تھی۔ اس کمیٹی نے عوام کو یہ بھی بتایا کہ رقبہ کاشت شدہ اور فصلوں کی آنہ واری سے متعلق عہدہ داران اضلاع نے جو اعداد و شمار پیش کئے تھے وہ حقیقت سے زیادہ نہیں بلکہ حقیقت سے کم تھے۔ کمیٹی کے بیان کے مطابق صرف ضلع گلبرگہ کے اعداد صحت سے قریب تھے۔ ہم مولوی عارف علی بیگ صاحب تعلقدار ضلع گلبرگہ کو مبارکباد دیتے ہیں کہ موصوف نے اپنے ضلع کی پیداوار سے متعلق جو اندازہ کیا تھا وہ نہ صرف گلبرگہ کے پبلک کارکنوں کی نظر میں صحیح تھا بلکہ مجلس عاملہ کی دورہ کمیٹی کی نظر میں بھی درست تھا۔ کاش ہم دیگر اضلاع کے تعلقدار صاحبان کو بھی اسی طرح مبارکباد دینے کے قابل ہوتے۔ معلوم ایسا ہوتا ہے کہ تعلقدار صاحبان نے اپنے گرداوروں اور تحصیلداروں کے بیانات کو صحیح باور کرکے حکومت اور عوام کو مغالطہ میں رکھا گرداوروں کا فصلوں کی حالت کو گھٹا کر بتانا ہم سمجھ سکتے ہیں کیونکہ ان کی اکثریت بددیانت مشہور ہے لیکن تحصیلداروں سے متعلق جن کی اکثریت دیانتدار مشہور ہے یہ سن کر کہ وہ بھی اخفائے حقیقت کے مرتکب ہوئے ہیں بےانتہا افسوس اور حیرت ہوئی اگر ہم تسلیم کرلیں جیسا کہ اعلیٰ عہدہ داران سرکاری کی رائے ہے کہ تحصیلداروں کی اکثریت بالخصوص نوجوان گریجویٹ تحصیلداروں کی اکثریت دیانتدار ہے تو ہم ان کے جنہ فروگذاشت کو محض ان کی کاہلی اور نافرض شناسی پر محمول کریں گے۔ انہوں نے سوچا ہوگا کہ کون صحیح آنہ واری بتلاکر صحیح مقدار میں لیوی وصول کرنے کی ذمہ داری قبول کرے کم آنہ واری گھٹا کر بتانے میں یہ فائدہ ہوتا ہے کہ لیوی کا جمع کرنے یا کھلے بازار میں غلہ خرید نے کی ذمہ داری عائد نہیں کی جاسکتی۔ اگر ہماری یہ بدگمانی صحیح ہے تو تعلقداروں اور صوبہ داروں کو بھی الزام سے بری نہیں کیا جاسکتا کہ انہوں نے تحصیلداروں پر وہ نگرانی نہیں رکھی جس کی ان سے توقع کی جاتی تھی۔ ضمناً دورہ کمیٹی کے بیان سے نام نہاد عوامی اداروں کے اس پروپگنڈے کا بھی پردہ چاک ہوتا ہے کہ تحصیلدار اور گرداور لیوی وصول کرنے میں سختی کر رہے ہیں۔ جب خود تحصیلدار اور گرداور اخفائے حقیقت پر آمادہ ہوں اور فصلوں کی حالت کو گھٹا کر بتلا رہے ہیں تو زیادتی یا ناانصافی کا سوال پیدا ہی نہیں ہوتا ہمیں ان اداروں پر سخت حیرت ہے جو ایک طرف یہ بانگ دہل غذائی لائحہ عمل کی تائید کا دم بھرتے ہیں اور دوسری طرف جھوٹا اور شرمناک پروپگنڈا کرکے ذخیرہ بازی اور چور بازاری کی امداد کر رہے ہیں ان حالات میں کیا ہمارا یہ الزام بیجا ہے کہ یہ سارے نام نہاد عوامی ادارے سرمایہ داروں کے آلۂ کار اور ضعف کا شکار بنے ہوئے ہیں۔ خدا انہیں توفیق نیک دے۔

تعلقداروں کی کانفرنس سے متعلق چونکہ کوئی اخباری بیان شائع نہیں ہوا اس لئے ہم نہیں کہہ سکتے کہ وہاں کیا کاروائی ہوئی۔ اس کانفرنس کے دوسرے ہی روز مشاورتی مجلس اغذیہ کے اجلاس میں آنریبل مسٹر گرگسن نے جو شاندار افتتاحی اور پرزور تقریر کی اس کا بہ نظر غائر مطالعہ کرنے کے بعد ہم یہ کہہ سکتے ہیں کہ خود حکومت کو اپنے ان عہدہ داروں سے شکایت پیدا ہوگئی ہے جنہوں نے رقبۂ کاشت شدہ اور فصلوں کی آنہ واری کو گھٹا کر بتلایا اور محض اپنی تن آسانی اور سیاسی کارکنوں سے مرعوب ہوکر فرض کو فراموش کر گئے۔ چنانچہ واقف کار اصحاب کا بیان ہے کہ ضلع بیڑ کی حالت اتنی خراب نہیں جیسا کہ بارش کی کمی۔ تعلقہ اشٹی کی پیداوار واقف کار اصحاب کی نظر میں چار آنے ہے اور تعلقہ پاٹودہ کی چھے آنے ہمیں اس امر پر اعتراض نہیں کہ حکومت نے وہاں کار ہائے قحط کیوں آغاز کئے کیونکہ یہ کام بہرحال مفید ہوں گے اور اہل ملک کو ان کی بدولت اس گرانی کے زمانہ میں کچھ روزگار مل جائے گا۔ لیکن ہم یہ ضرور کہیں گے کہ ان تعلقات میں لیوی اور مالگذاری کی جو معافی دی گئی ہے وہ حکومت کی ایک غیر ضروری گھبراہٹ اور جلد بازی پر دلالت کرتی ہے بہرحال اب آئندہ کے لئے حکومت عالی کو چاہیئے کہ وہ تعلقداروں کی پیش کی ہوئی رپورٹ کو صحیح نہ سمجھ لے۔ ہم جانتے ہیں کہ تعلقداروں کی صف میں بعض نہایت ذمہ دار اور سمجھدار افراد ہیں جو اپنے ماتحتوں کو ہر حالت میں برقرار رکھنے کی صلاحیت رکھتے ہیں لیکن ہر تعلقدار کے متعلق یہی حسن ظن قائم رکھنا اپنے آپ کو اور عوام کو غلط فہمی میں مبتلا کرنا ہے۔ اس لئے تعلقداروں کے بیانات، اندازوں اور رائے کو کافی جانچ اور تنقیح کے بعد ہی قبول کیا جانا چاہیئے غذائی مسئلہ کے ضمن میں جو امور اہم اور غور طلب ہیں۔ مثلاً تنظیم کاشت، مسئلہ لگان، ملازمت جات غیر حاصل سے

[illegible] بناءً بیت کا شکاروں اور
ساہوکاروں کے مظالم سے حالیہ حکومت کی ساکھ
نے لڑی اور رعایت کا رشتہ ہو۔

ہم آنریبل مسٹر گرگسن کو یقین دلاتے
ہیں کہ اگرچہ وہ ان تین امور سے متعلق مناسب
احتیاطات فرما دیں تو خدا کے فضل سے حیدرآباد
کو کسی قسم کی تشویش کا سامنا کرنا پڑے گا
یہ صحیح ہے کہ خفیہ برآمدات کے انسداد
کے لئے سرحدوں پر فوجی پہرہ بندی کر دی
گئی ہے لیکن خود سرحدی اضلاع سے جو
اطلاعیں مل رہی ہیں ان سے ظاہر ہوتا ہے کہ
فوج کی تعداد ناکافی ہے۔ مال اور عہدہ
داران کروڑگیری فوج کے ساتھ تعاون
نہیں کر رہے ہیں۔ سب سے زیادہ شرمناک
بات جو ہمارے کانوں تک پہونچی ہے کہ
خود حیدرآباد کمرشیل کارپوریشن کی لاریوں
کے ذریعہ غلہ حیدرآباد سے باہر بھیجا جا رہا ہے۔

ناظم صاحب کمرشیل کارپوریشن کو
اس امر کی تحقیق کرنی چاہیئے کہ [illegible]
اس صورت حال کی ذمہ داری کس پر
عائد کی جا سکتی ہے تحقیقات [illegible]
کو عبرتناک سزا دی جانی چاہیئے۔

غیر خالصہ علاقہ جات سے [illegible]
[illegible] ہے۔ پائیگاہ ہی
[illegible] نظام کے [illegible]
[illegible]

مستحقیات ضرور موجود ہیں لیکن اگر ضرورت
کا جو حال ہم نے بیان کیا ہے وہ ہرگز
مبالغہ آمیز نہیں۔ چنانچہ معتبر راویوں
کا بیان ہے کہ خفیہ برآمدات کے مراکز
یہی رقبہ جات ہیں۔ اندرون بازار کی گرانی
ان ہی علاقہ جات میں اپنے عروج پر
پہونچی ہوئی ہیں۔ علاوہ دیوانی کا غلہ بھی
ان ہی علاقوں میں پناہ گزیں ہوتا ہے
جب یہ صورت حال ہے تو ہم سمجھتے ہیں کہ
آنریبل مسٹر گرگسن ضرورت سے زیادہ مروت
برت رہے ہیں اگر انہوں نے جیسا کہ
"دکن نیوز" کا بیان ہے صرف ایک تنبیہ
پر معاملہ کو ختم کر دیا ہے۔ جب ہندوستان
بھر میں غذا کی صورت حال نازک ہو رہی
ہے اور غلہ کی تلاش میں ہندوستان کا
وفد دنیا بھر میں پھر رہا ہے تو بڑی
ان لوگوں کو شرمندگی ہوگی کہ حیدرآباد کے امرا
اور والیان سمتان اپنے [illegible] کا ثبوت
دیں۔ ہم مسٹر گرگسن کو یقین دلاتے ہیں کہ
اگر وہ [illegible] کی حد تک جاگیری نظم و نسق
کو دیوانی کے تابع کر دیں تو رائے عامہ
ان کی پوری تائید کرے گی۔ اس ضمن میں
ہم مجلس جاگیرداران کو مبارکباد دیتے
ہیں کہ مجلس مذکور نے صورت حال کی نزاکت
کا احساس کرنے کے بعد اپنی برادری کو
متنبہ کیا ہے کہ وہ جلد سے جلد اپنے گھر کو
درست کر لیں [illegible]
پیش گاہ خسروی سے صادر ہوں۔ ہم مجلس
جاگیرداران کی خدمت میں عرض کریں گے
وہ از راہ کرم اپنا ایک وفد جاگیری علاقہ
جات کے دورہ پر روانہ کرے جو تفصیلی
تحقیقات کے بعد مجلس کے توسط سے
اپنی رائے عوام اور حکومت کے آگے پیش
کرے۔

کروڑگیری سے متعلق بھی اہل ملک کو
یہ شکایت ہو گئی ہے کہ اس سررشتہ کے عمال
اور بعض سوار [illegible] عہدہ دار خفیہ برآمدات

چشم پوشی کرتے ہیں۔ ہم ناظم صاحب
کروڑگیری سے یہ دریافت کرنا چاہتے
ہیں کہ اس سررشتہ کے بددیانت عمال
اور عہدہ داروں کو کیا سزائیں دی ہیں
اور خفیہ برآمدات کے انسداد کے لئے کونسی
خصوصی تدابیر اختیار کی گئی ہیں۔ ہم ناظم صاحب
کو یہ مشورہ دینے کی جرات کریں گے
کہ آپ کو اور آپ کے [illegible] عملہ کو سرحدی
علاقہ جات کا مسلسل دورہ کرنا چاہیئے
اور ان چوکیوں پر ایسے ہی عمال کو متعین
کرنا چاہیئے جن کی دیانت [illegible] شبہ
سے بالاتر ہو۔

یہ شکایت عام ہے کہ عہدہ داران
مال و کوتوالی صرف چھوٹے اسامیوں پر
مقدمہ چلاتے ہیں اور بڑے اسامیوں
کے خلاف باوجود شہادت کے [illegible]
[illegible]
[illegible]
اس شکایت کی [illegible]
[illegible] اس کا انسداد [illegible] وقت ہو
ہے جبکہ [illegible] کا انسداد ہو جائے
رشوت ستانی کے انسداد کے لئے حکومت
نے جو عملہ مقرر کیا ہے وہ بالکل ناکافی ہے
مسٹر [illegible] اور مسٹر [illegible] بے شک
نہایت متعد اور فرض شناس عہدہ دار
ہیں لیکن انہیں اگر [illegible] کافی عملہ
دے تو وہ کیا کر سکتے ہیں۔ صدر المہام
بہادر مال و کوتوالی کو چاہیئے کہ وہ [illegible]
کے کافی عملہ منظور کرائیں۔ خصوصی عدالتوں
کو بھی [illegible] اس امر کا مجاز گردانا جائے
کہ وہ قانون شہادت کی پیچیدگیوں
میں الجھے بغیر سرسری تحقیقات کے بعد
سخت سے سخت سزائیں سنائے جن
میں قید کی مدت زیادہ اور جرمانہ کی مقدار
کم ہو۔

ہمیں امید ہے کہ معتمد صاحب امور عامہ
اور صدر ناظم صاحب کوتوالی مضلاع

[illegible] ضرورت [illegible] کے مسئلہ کو [illegible]
[illegible] کہ ایک طرف حیدرآباد قحط
بحران سے محفوظ رہے اور دوسری طرف
[illegible] کو [illegible] اور
[illegible] کا موقع نہ ملے۔

بقیہ صفحہ اول

ہمارے خارجی مسائل

اس قسم کی شرائط سے متعلق داخلی یا
[illegible] کی حکومت پر کسی معاہدہ میں کبھی کسی خاص
پالیسی یا داخلی عمل [illegible] پابند ہونے کا لزوم
عائد نہ ہوگا۔

[illegible]
[illegible] نے جیسا [illegible] موقف کا اعادہ
[illegible] ہندوستان [illegible]
[illegible]
[illegible] حکومت [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
ہو چکا ہے۔ حیدرآباد کے نقطہ نظر سے
چند ایسے مطالب پر مشتمل تھے کہ اگر حکومت
حکومت حیدرآباد کی آئینی پالیسی کی ترتیب
و تکمیل پیش نظر ہو تو بھی ان کی تفصیلی
توضیح درکار تھی۔ اس یادداشت میں
چند ایسے ملاحظات اور تجاویز
حکومت کے سامنے پیش کرنے کی کوشش
کی گئی تھی جن کا مقصد اس نوعیت کی
پالیسی متعین کرنے کے کام میں مدد دینا
تھا۔ [illegible] کے نام ایک
[illegible] جاری کیا گیا [illegible] یادداشت
پر مبنی تھا۔

ہندوستان میں غذائی بحران

از

سی، ایس، پٹیل

ہندوستان میں غذائی قلت اور ملک کے مختلف حصوں میں قحط کے آثار سے متعلق وحشت ناک خبریں حال میں شائع ہوئی ہیں وہ بنگال کے حادثہ قحط کی یاد تازہ کرتی ہیں۔ ایک ایسا موضوع ہے جو سب سے زیادہ حیرانی کا باعث ہے کہ ہندوستان زراعتی ایک زرعی ملک ہے اس کے وسائل بہت وسیع ہیں اگر غذا کے مسئلہ سے صحیح طور اور بروقت نپٹنے کی کوشش کی جاتی تو غذا کی حد تک ہندوستان خود مکتفی ہو جاتا۔

اب جبکہ برطانوی ہند کے صوبوں میں عوامی حکومتیں قائم ہونے والی ہیں تمام ذمہ دار لیڈروں کا یہ فرض ہو جاتا ہے کہ وہ اس مسئلہ کا سائنٹفک مطالعہ کریں اور قلت اغذیہ کا حل دریافت کرنے کے لئے موزوں اور موثر تدابیر اختیار کریں۔

حکومت ہند نے "زیادہ غلہ اگاؤ" کی جو سکیم شروع کی تھی وہ صحیح طور پر نہیں چلائی گئی اور نتائج تشفی بخش برآمد نہیں ہوئے انگریزی زبان میں اشتہارات اور پوسٹر شائع کئے گئے جس میں کافی زر اور روپیہ کا اتلاف ہوا۔ اس اسکیم کو کامیاب بنانے میں وہی لوگ مدد دے سکتے تھے جن پر عوام کو اعتماد ہے۔

اگر حکومت کھیتی اور کھاد کو محفوظ کر لیتی اور ان کی مناسب تقسیم کا انتظام کرتی تو یہ حکومت کا ایک دانشمندانہ اقدام ہوتا۔ میں اپنے تجربہ کی بنا پر کہہ سکتا ہوں کہ ان اشیاء کی جو تقسیم سرکار میں کی گئی وہ ناقص تھی اور ضرورت مند لوگوں کو یہ اشیاء ملی نہیں یا بہت دیر میں ملی ہیں۔

اسی طرح تخم کی تقسیم بھی موسم باران کے آغاز سے پہلے صحیح طور پر نہیں ہوئی اور اس کی بڑی مقدار چور بازار میں چلی گئی اور جہاں تخم کی تقسیم ہوئی وہ بے وقت تھی۔

آبپاشی کی سہولتیں بھی اسی طرح مفقود تھیں اور جو ذخائر آب موجود تھے ان سے پوری طرح کام نہیں لیا گیا۔ انجن اور پمپ کی قیمتیں بہت بڑھ گئیں۔ ان کو چلانے کے لئے جو کروڈ آئل اور روغن گیاس کی ضرورت تھی وہ دو سال میسر نہیں آیا۔ لوہے اور سیمنٹ کی قلت کی وجہ سے باولیوں سے پانی کھینچنے کی سہولتیں بھی حاصل نہ ہو سکیں۔

مویشیوں کے چارہ میں بھی قلت ہو گئی۔ مویشیوں کی تعداد بھی کافی گھٹ گئی جس سے دودھ جیسی اہم غذا کی دستیابی بھی مشکل ہو گئی۔ ہمارا پہلا فرض زیادہ غلہ پیدا کرنا ہے صنعتوں کی ترقی بعد کی جا سکتی ہے اور غلہ کافی مقدار میں فراہم نہ ہو تو کوئی صنعت چل نہیں سکتی۔ اگر اجناس خوردنی کی پیداوار میں اضافہ کرنے کی طرف توجہ نہ کی گئی تو پھر ہمیں قحط اور فاقوں سے دوچار ہونا پڑے گا۔

میرے خیال میں پبلک کے رہنماؤں کا یہ فرض ہے کہ سب سے پہلے اس مسئلہ پر توجہ کریں۔ ضرورت ہے کہ ہر صوبہ کے مقامی لیڈروں کی ایک کمیٹی تشکیل دی جائے تاکہ وہ مسئلہ اغذیہ پر تحقیقات کے بعد ایک رپورٹ صوبہ واری حکومت کے آگے پیش کرے۔ اگر ایسا نہیں کیا گیا تو صورت حال ابتر ہو جائے گی۔ ذیل میں وہ امور پیش کروں گا جن کی نسبت ایسی کمیٹیوں کو تحقیقات کرنی چاہیئے اور یہ معلوم کرنا چاہیئے کہ ہر مقام کے زرعی، معاشی، سماجی حالات اور مارکٹنگ کی سہولتوں کے لحاظ سے کیا تدابیر اختیار کرنی چاہئیں۔

(۱) قابل کاشت اراضی کی تقسیم غذائی اجناس اور غیر غذائی اجناس مثلاً کپاس، تمباکو، روغن دار تخم وغیرہ کے لئے معقول اور مناسب طریقہ پر کی جائے۔ ان امور سے متعلق حکومت ہند کے موجودہ احکام اراضی کے حالات سے مناسبت نہیں رکھتے ان احکام میں فصلوں کا لحاظ نہیں کیا گیا۔

(۲) جن اراضیات پر غذائی اجناس کی کاشت اس وقت ہو رہی ہو اور جو جدید اراضی زیر کاشت لائی جائے اس کے لئے زیادہ فیاضانہ زرعی امداد۔

(۳) آبپاشی کی سہولتیں اور سستے داموں کھاد کی فراہمی تاکہ جدید آلات زرعی کے ذریعہ سال میں ایک سے زیادہ فصلیں تیار کی جا سکیں۔ آغاز موسم سے پہلے اچھے تخم بروقت تقسیم کئے جائیں اور عارضی طور پر باولیاں کھدوائی جائیں۔ اکثر مقاموں میں عارضی بند چھوٹی چھوٹی ندیاں اور نالے پانی کی سطح کو کھیت کی سطح تک بلند کر سکتے ہیں اور اس طرح آبپاشی کا ایک ذریعہ پیدا ہو جاتا ہے۔

(۴) ہر فصل پر پیداوار کا اندازہ مالگزاری کے ملازمین کے ذریعہ نہیں بلکہ ماہرین فن کے ذریعہ لگایا جائے۔

(۵) فراہمی غلہ اور نقل و حمل کے ذرائع میں معقول تبدیلی۔ اس کام میں غیر سرکاری اشخاص کا تعاون مفید ہوگا۔

(۶) معقول اور سائنٹفک بنیادوں پر اجناس خوردنی کی قیمتوں کا تعین جس میں مصارف نقل و حمل کا لحاظ رکھا گیا ہو۔

(۷) تقسیم اغذیہ کی مشنری میں معقول تبدیلی اس مقصد کے لئے غیر سرکاری اشخاص اور غیر سرکاری اداروں کا تعاون حاصل کیا جانا چاہیئے۔

(۸) ترکاریوں کی پیداوار میں اضافہ کرنے کے لئے مالی امداد اور حوصلہ افزائی ضروری ہے۔ مرغبانی کی ترویج سے بھی بہت مدد مل سکتی ہے۔

(۹) ریلوے لائینوں کے بازو جا بجا اجناس خوردنی اور ترکاریوں کی کاشت سے ریلوے کے ملازمین کو آسانی سے غذا دستیاب ہو سکتی ہے اور اجناس خوردنی کی عام رسد پر بار کم ہو سکتا ہے۔

(۱۰) دودھ کی کافی مقدار میں فراہمی کے لئے مویشیوں کی تعداد میں اضافہ ضروری ہے۔

(۱۱) ذرائع نقل و حمل کی اصلاح کے لئے ٹرک، لاریوں وغیرہ کی فراہمی۔

(۱۲) اجتماعی کاشت کی ترویج اور حوصلہ افزائی۔

پست اقوام اور جمہوریت

میثاق پونا کے نتائج

اقوام درج فہرست کی پیڈریشن کی جانب سے برطانوی پارلیمانی وفد کے آگے ایک یادداشت پیش کی گئی تھی جس میں بتایا گیا ہے کہ گول میز کانفرنس کے وقت پست اقوام کو پہلے مرتبہ دنیا کے سامنے صحیح رنگ میں پیش کرنے کا ایک بہترین موقع حاصل تھا ہندوستان کی سیاسی ترقی کے سلسلہ میں برطانیہ اور ہندوستان کے لیڈروں کو جداگانہ مسئلہ کی اہمیت تسلیم کرنی پڑی تھی۔ یہ واقعہ اب تاریخی حیثیت رکھتا ہے کہ مہاتما گاندھی نے پست اقوام کے جداگانہ مطالبہ کی مخالفت کی جن کو تمام پست اقوام نے پر زور تائید کر کے پیش کیا تھا۔ مہاتما گاندھی جو گول میز کانفرنس میں کانگریس کے نمائندہ کی حیثیت سے پست اقوام کو مجلس مقننہ میں جداگانہ انتخابات کا حق دینے کے مخالف تھے حالانکہ انہوں نے مسلمانوں سکھوں اور ہندوستانی عیسائیوں کے اس حق کو تسلیم کر لیا تھا۔ دعویٰ یہ پیش کیا گیا کہ پست اقوام بھی ہندو ہیں۔ جو ہمیشہ دوامی تسلیم کرتے ہیں کہ ہندو سماج سے ان کا تعلق آقا اور غلام کا ہے۔ ہم غلام ہیں اور ہندو آقا ہیں۔ جو بھی یہ کہا جاتا ہے کہ پست اقوام ہندو ہیں۔ اعلیٰ ذات کے ہندوؤں کی یہ کوشش ہے کہ ہم کو سیاسی حقوق سے محروم رکھا جائے حالانکہ انہیں سیاسی حقوق میں ہماری مخالفت ہے۔ اعلیٰ ذات کے ہندو پورے ملک پر اپنا اقتدار قائم کرنا چاہتے ہیں اور اسی مقصد کے لئے ضروری ہے کہ پست اقوام کو کسی طرح ہندو سماج میں شامل کر لیا جائے

جداگانہ انتخابات کے ذریعہ پست اقوام کو خود اپنے نمائندے منتخب کرنے کا موقع ملے گا۔ مہاتما گاندھی اور کانگریس نے جداگانہ انتخابات سے ہم کو محروم رکھنے کی پوری کوشش کی۔ کمزور اقلیتوں اور پست جماعتوں کی حفاظت کے لئے جداگانہ انتخاب ضروری ہیں۔ کانگریس نے مسلمانوں سکھوں اور عیسائیوں کا یہ حق تسلیم کر لیا لیکن ایک کمزور سیاسی اقلیت یعنی پست اقوام کو اس حق سے محروم رکھا۔

برطانوی وزیر اعظم کے فیصلہ ثالثی کے ذریعہ پست اقوام کو مجلس مقننہ میں جداگانہ انتخابات کا حق دیا گیا تھا لیکن مہاتما گاندھی کی جان بچانے کے لئے میثاق پونا ۱۹۳۲ء کے ذریعہ ہم اس فیصلہ ثالثی میں ترمیم کرانے پر مجبور ہوگئے جہاں تک پست اقوام کا تعلق ہے یہ میثاق ایک سیاسی خودکشی کے مترادف تھا ہمیں خودکشی کرنے پر مجبور کیا گیا۔ مہاتما گاندھی ہندو مسلم اتحاد اور کامل آزادی کے لئے مرن برت نہیں رکھیں گے۔ کیونکہ دوسری جماعتیں ایسے جبر کے آگے سر نہیں جھکائیں گی اور نہ مہاتما جی کے شرائط پر مفاہمت کرنے آمادہ ہوں گی۔ لیکن ایسے طریقوں سے پست اقوام کے لیڈروں کو گھبرا دیا جا سکتا ہے اور اس کا بہ سبب کیا جا سکتا ہے۔ پست اقوام سیاسی اعتبار سے کمزور اور سماجی اعتبار سے غیر منظم ہیں۔ پست اقوام کے خلاف جو حربہ استعمال کیا گیا وہ مدت معلوم نہ شدہ کے مترادف تھا۔ کہا جاتا ہے کہ پست اقوام کو ترقی [illegible]

دلانے کی تحریک کو ترقی ہو رہی ہے۔ ہندوستان میں شروع ہی سے یہ پتہ چلتا ہے کہ بعض برہمن لیڈروں نے چھوت چھات کو منسوخ کرنے کی تلقین کی تھی۔ حالیہ زمانہ میں راجہ رام موہن رائے وغیرہ جیسے اکابر نے اس کی ترغیب دی۔ حالیہ زمانہ میں مہاتما گاندھی نے ہریجن سیوک سنگھ کے ذریعہ چھوت چھات کے خلاف ایک پروگرام مرتب کیا۔ مہاتما گاندھی کے پروگرام کا جزو ہونے کی وجہ سے مشہور ہے۔ کانگریس نے بھی اس پروگرام کو قبول کر لیا۔ لیکن اس تحریک کے پیچھے جو مقصد کارفرما ہے اس کی نسبت پست اقوام یہ سوال کرتے ہیں کہ خدا کے گھر کا دروازہ کھولنے سے کیا فائدہ جبکہ انسانیت کا دروازہ بند ہے؟ مندر میں داخلہ سے ایک اچھوت کو کیا فائدہ ہوگا جبکہ وہ ایک معاشی اور سماجی غلام ہے۔ یہ ایک غلط پروپگنڈا ہے کہ اعلیٰ ذات کے ہندو پست اقوام کی حالت سدھارنے کے لئے بہت فکرمند ہیں۔ اس سے ایک چیز ظاہر ہوتی ہے کہ اعلیٰ ذات کے ہندو ہماری حالت کو تبدیل کرنے کے لئے کوئی قدم اٹھانا نہیں چاہتے ان کا مقصد پست اقوام کے مسئلہ کو حل کرنا نہیں بلکہ اس کو پس پشت ڈالنا ہے۔ ہریجن سیوک سنگھ ایک بالکل جداگانہ ادارہ ہے جس کی باگ ڈور اعلیٰ ذات والوں کے ہاتھ میں ہے۔

چونکہ عام طور پر یہ خیال پھیلا ہوا ہے کہ کانگریسی وزارتوں نے اپنے دور میں اچھوتوں سے بہتر سلوک کیا۔ مگر کانگریسی وزارتوں کے دور میں صوبہ مدراس میں اچھوتوں اور اعلیٰ ذات والوں کے درمیان متعدد مقامات پر فسادات ہوئے۔ مسٹر گوپال چاری نے خود کئے محفوظ دستے روانہ کئے اور اعلیٰ ذات والوں کے مفاد میں ان دستوں کو استعمال کیا۔ یہ واقعہ ہے اس میں کوئی مبالغہ نہیں۔ کانگریس کو جب تک پولیس کی ضرورت رہتا ہے لیکن کانگریسی [illegible]

پولیس نے جو زیادتیاں کیں وہ بیان سے باہر ہیں۔ مدراس کے قریب ایک موضع میں جو دو سو مکانات پر مشتمل تھا وہاں کی پنچایت نے جس کے ارکان اعلیٰ ذات کے ہیں یہ طے کیا کہ اس موضع پر عائد کیا گیا کوئی بھی ٹیکس اچھوت ادا نہیں کرتے۔ اچھوتوں نے ایک موضع پر کچھ کام کرنے سے انکار کیا تھا۔ حالانکہ کانگریسی اچھوتوں کی بہبودی کے دعوے کرتے ہیں لیکن ان پر متعدد واقعات پیش کئے جا سکتے ہیں۔ جن سے یہ نتیجہ اخذ ہوتا ہے کہ جب کانگریس کے ہاتھوں میں اقتدار منتقل ہوگا تو معلوم نہیں کیا ہوگا۔ اس نقطہ نظر سے ہمیں اپنے مستقبل کی نسبت بہت تشویش ہے۔ وہ ابھی جمہوریت کے لئے تیار نہیں ہے۔ کانگریس جس طرح آزادی کا مطالبہ کرتی ہے لیکن وہ مطالبہ کرنے سے جمہوریت پیش نہیں کر سکتی جب تک پست اقوام اپنی کمزوری کی وجہ سے شدید خطرات سے بچنے محفوظ رہ سکیں۔ کہا جاتا ہے کہ ہندوستان کی آزادی امن عالم کے لئے ضروری ہے لیکن اگر ہندوستان میں سرمایہ دار اور اعلیٰ ذات کے ہندو برسر اقتدار ہوں تو یہ چیز امن عالم کے لئے [illegible] ثابت ہوگی۔

سیاسی نمک پارے

از

کشاف

بلاتبصرہ :-

مرکزی اسمبلی کے ارکان کو یہ آزادی حاصل ہے کہ ان کے پاس موٹر ہو یا نہ ہو وہ پٹرول کوپن حاصل کر سکتے ہیں۔ گزشتہ سال چند ارکان کو نوشن پن کی ضرورت تھی۔ کسی تجارت نے ان کے لئے کنٹرول نرخ سے دس فیصد کم پر نوشن پن فراہم کرا دئے۔ عوام کو یہ آزادی حاصل ہے کہ ٹیکس ادا کریں اور شور مچائیں۔ (کرانیکل دہلی)

مشاورتی مجلس اغذیہ کے جلسہ میں تقریر کرتے ہوئے قاضی عبدالغفار صاحب نے فرمایا :-

جہاں تک رسد کے انتظامات کا تعلق ہے، اور غلہ وصول کرنے کی سختیاں، وحشت حال کا ثبوت، تاخیر، کاشتکاروں پر مظالم یہ تمام ایسے واقعات ہیں جن کی وجہ سے عوام میں بددلی پیدا ہو گئی ہے۔

کمیٹی سابو کار ان نے بھی اپنے گزشتہ سالانہ اجلاس میں ان ہی خیالات کا اظہار کرتے ہوئے محکمہ رسد اور کارپوریشن کو برخاست کرنے کا مشورہ دیا تھا۔

اسی تقریر میں قاضی صاحب نے فرمایا کہ "امن و امان کی حالت بہت خطرہ میں ہے۔ اس نازک وقت میں حکومت کو سب پہلے وہ تدابیر اختیار کرنی چاہئیں جن سے عوام کا اعتماد حاصل ہو سکے۔

اپنی قدیم عادت کے مطابق قاضی صاحب نے حکومت یا عوام کو یہ نہیں بتلایا کہ وہ کونسی تدابیر ہیں جن کے اختیار کرنے سے حکومت کو عوام کا اعتماد حاصل ہو سکتا ہے۔ لیجئے اس کی گرہ ہم کھولے دیتے ہیں۔ ارکان باب حکومت کو اپنی کرسیاں خالی کر دینی چاہئیں تاکہ خود عوامی لیڈر ان کرسیوں کو زینت بخشیں۔ یہ لائق اصحاب کون ہو سکتے ہیں اس کا جواب قاضی صاحب دیں گے۔

یہ ایک ضرب المثل ہے کہ عوام کا حافظہ بہت کمزور ہوتا ہے اس لئے ہم حیدرآباد کے عوامی اداروں اور لیڈروں کو یاد دلانا چاہتے ہیں کہ گزشتہ ہفتہ کے اواخر میں یہی قاضی عبدالغفار صاحب نے محکمہ رسد اور کارپوریشن کو دق کیا تھا کہ وہ جلد سے جلد اپنے گوداموں کو ذخائر سے خالی کر دیں۔ ہم سوچتے ہیں کہ اگر آج وہ سارا غلہ جو قاضی صاحب کے ایجی ٹیشن کی بنا پر ذخیرہ بازوں کے حوالہ کیا گیا کارپوریشن کے گوداموں میں محفوظ ہوتا تو نہ غذائی قلت کا کوئی اندیشہ ہوتا اور نہ قاضی صاحب کو چور بازاری سرگرمیوں کی شکایت کرنی پڑتی۔ عوام اس واقعہ کو نہ بھولیں کہ حیدرآباد کے غذائی محفوظات کو ضائع کروانے کی ذمہ داری قاضی صاحب کے سر ہے۔ اگر قاضی صاحب اس واقعہ سے انکار کرتے ہیں تو ہم "پیام" اور "مدیر پیام" کو اپنی تائید میں پیش کریں گے۔

قاضی کو اصرار ہے کہ مشاورتی مجلس اغذیہ کی ورکنگ کمیٹی کی روئداد میں مرکزی مجلس کے ارکان کے پاس ہر ہفتہ روانہ کی جائیں۔ قاضی صاحب کو اس امر پر بھی اصرار ہے کہ کسی مسئلہ کو بغرض تصفیہ ورکنگ کمیٹی کے سپرد نہ کیا جائے۔

ہم سوچ رہے ہیں کہ ورکنگ کمیٹی نے قاضی صاحب کا اعتماد کیسے کھو دیا۔ ورکنگ کمیٹی کے ارکان کو چاہئے کہ بصورت وفد قاضی صاحب کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کریں۔

اپنے شیداؤں پر چشم غضب کیا معنے!

برطانوی ہند سے آنے والے اصحاب یا وہ حیدرآبادی جنہوں نے حال میں برطانوی ہند کا سفر کیا ہے اس مسئلہ میں یک زبان ہیں کہ حیدرآباد کے انتظامات رسد ہندوستان کے تمام صوبوں اور ریاستوں کے انتظامات سے بہتر ہیں۔

ہم ان دل خوش کن بیانات کو اسی وقت صحیح سمجھیں گے جب ایک بار قاضی عبدالغفار صاحب سرکاری خرچ سے ہندوستان بھر کا دورہ کر آئیں اور اپنی واپسی پر کہیں کہ صاحب! حیدرآباد غنیمت ہے مگر وہ بات کہاں جو مرادآباد میں ہے

ہم سے بعض اصحاب نے کہا کہ قاضی صاحب اعتراض سب پر کرتے ہیں اور نکتہ چینی سب سے ہی لیکن کبھی خود یہ نہیں بتاتے کہ آخر حیدرآباد کو کیا کرنا چاہئے۔

ہم نے کہا کہ قاضی صاحب کی خود اختیار کردہ عظمت کا راز اسی میں تو ہے کہ وہ ہر ادارہ اور لیڈر کے خلاف تنقید کرتے ہیں لیکن خود یہ نہیں جانتے کہ کرنا کیا چاہئے۔ جس روز قاضی صاحب تعمیری مسلک اختیار کرنا چاہیں اسی روز سے وہ بجائے نقاد بنے رہنے کے تنقید کا شکار ہو جائیں گے اور ہوشیار لوگ تنقید کا شکار ہونا پسند نہیں کرتے۔

مشاورتی مجلس اغذیہ کے ایک رکن نے یہ تجویز پیش کی کہ :-

اگر حکومت غلہ برآمد کرنا چاہے تو غیر سرکاری ارکان سے اس ضمن میں استمزاج کرے۔

اس طول امل کی کیا ضرورت ہے۔ صرف قاضی صاحب سے استمزاج کافی ہے کیونکہ آپ سے زیادہ شہر کی کس کو فکر ہو سکتی ہے۔

موسم گرما سے پہلے سوراج مل جائے گا۔ ڈاکٹر پٹابھی سیتارامیا کا اعلان۔

(اخباری سرخیاں)

موسم گرما شروع ہو گیا مگر سوراج تو نہیں ملا، البتہ قلفی ملائی ضرور مل رہی ہے۔

سوویٹ روس ہندوستان کو چاول روانہ کرے گا۔ (ایک خبر)

دیکھنا یہ ہے کہ سرخ چاول کھانے کے بعد ہندوستان کیا رنگ لاتا ہے۔

ماہنامہ "مزاح" نے ایک مراسلہ شائع کیا ہے جس میں مراسلہ نگار لکھتا ہے کہ ریاست حیدرآباد کی دو چیزیں مشہور تھیں ایک تو سیکلوں کی بہتات اور دوسرے چارخانوں کی زیادتی۔

ہمارے ایک پنجابی دوست کا خیال ہے کہ حیدرآباد دو چیزوں کے لئے مشہور ہے مہربانی اور شیروانی۔

فلسطین میں برطانوی امریکی کمیشن کا ورود

معتمد عرب لیگ کا بیان

قاہرہ ۱۶ مارچ۔ مسئلہ فلسطین کے انگلو امریکی کمیشن نے یہاں شنبہ سے اپنے تحقیقاتی کام کا آغاز کردیا اور اس موقع پر عرب لیگ کے معتمد عزام پاشا نے کمیشن مذکور سے بیان کیا کہ فلسطین کے بارے میں عرب ممالک کا ایک متحدہ محاذ رکھتے ہیں اور بوقت ضرورت وہ سب اپنے اس مسئلہ کی تصفیہ کرنے کے لئے لڑنے کے لئے بھی تیار ہیں۔ عرب لیگ کے معتمد کو پیش کرتے ہوئے مسٹر عزام پاشا نے اعلان کیا کہ فلسطین کے مسئلہ سے متعلق عرب ممالک میں ذرہ برابر بھی اختلاف نہیں ہے ماضی میں ہم سب نے فلسطین کے لئے دو صدیوں تک اپنا خون بہا چکے ہیں اور اب بھی اس مقصد یعنی فلسطین کو یہودیوں کا وطن بننے سے روکنے کے لئے ہم پھر ایک بار جنگ کرنے کے لئے تیار ہیں فلسطین عرب کا ملک تھا اور آئندہ بھی یہ عرب ملک ہی رہے گا۔

آگے چل کر آپ نے فرمایا کہ عرب لیگ کا مطمح نظر دیگر قوتوں سے مقابلہ کے لئے کسی متحدہ عرب قوت کو وجود میں لانا نہیں ہے بلکہ اس کا نصب العین اخوت، اتحاد اور امن ہے۔

ہم امن، نظم و ضبط اور انصاف کے فروغ و قیام کے لئے قربانی کرنے کے لئے تیار ہیں لیکن کسی ایسے ملک میں ہم اپنے وجود یا موقف کو فنا نہیں کرسکتے جو تیرہ صدیوں تک ہمارے قبضہ میں رہا تھا چلا آرہا ہے۔ امریکہ اور برطانیہ کے دباؤ کے باوجود ہم کوئی ایسی تجویز کبھی بھی قبول نہیں کریں گے جس کے تحت فلسطین میں عربوں کی اکثریت نہ رہے۔ بلالحاظ رنگ و نسل و قوم عرب سب کے ساتھ منصفانہ سلوک کرتے آئے ہیں اور عرب قوم رواداری کی علمبردار ہے۔ کسی عرب ملک میں یہودیوں کے ساتھ کبھی بھی ظالمانہ سلوک روا نہیں رکھا گیا انہیں کوئی اذیت نہیں پہنچائی گئی۔

مسٹر عزام پاشا نے کمیشن کے پاس ایک یادداشت بھی پیش کی جس میں کہا گیا ہے کہ تمام عرب ممالک فلسطین کو ایک مشترکہ دشمن کے خلاف اپنا پہلا دفاعی مورچہ تصور کرتے ہیں۔ صیہونی عزائم کی عملی تکمیل کو روکنے کے لئے عرب لیگ ہر چیز کی بازی لگا دینے کا عزم مصمم کر چکی ہے۔ لیکن اس کے ساتھ ہی ساتھ مسئلہ فلسطین کے کسی بحالی عمل کی تلاش میں بھی عرب لیگ حتی المقدور امداد کیلئے تیار ہے۔

آگے چل کر یادداشت میں کہا گیا ہے صیہونی علی الاعلان یہ کہتے ہیں کہ فلسطین میں توطن پذیری کا مقصد ایک یہودی مملکت کے قیام کی پیش بندی کے طور پر یہودی اکثریت قائم کرنا ہے۔

یادداشت میں یہودیوں پر امریکی عوام کے جذبات سے کھیلنے اور اپنے سیاسی اغراض و مقاصد کی پیش رفت کے لئے دنیا کے تمام حصص سے جمع کردہ سرمایہ سے بڑے بڑے رقبوں میں اراضیات کی خریدی کی کوشش کا الزام عائد کیا گیا ہے اور کہا گیا ہے کہ اگر فلسطین کبھی یہودیوں کے ہاتھوں میں چلے جائے تو وہ مشرق وسطیٰ میں دائمی تنازعات، سازشوں اور مذہبی ہنگاموں کا مرکز بنے رہے گا۔"

کمیشن کی سماعت کے دوران میں برطانوی مندوب مسٹر رچرڈ کراس مین نے دریافت کیا کہ فلسطین میں یہودی مہاجرین کے داخلہ پر عائد کردہ امتناع کو کن شرائط کے تحت برخاست کیا جائے گا؟ اس کے جواب میں عزام پاشا نے کہا کہ اس کے ایک لازمی شرط یہ ہے کہ فلسطین کے ایک ایسے آزاد مملکت ہونے کا اعلان کردیا جائے گا کہ جو عرب لیگ میں دیگر مملکتوں کے مساوی حیثیت کی حامل ہو۔

جب امریکی مندوب نے یہ پوچھا کہ آیا عرب لیگ کے نزدیک یہودیوں کے حیثیت ایک مذہبی طبقہ اور سیاسی صیہونیت کے مابین کوئی فرق روا رکھا ہے؟ اس کا عزام پاشا نے یہ جواب دیا کہ عرب لیگ یہودیوں اور عیسائیوں وغیرہ کے مذہبی حقوق کو تسلیم کرتی ہے مگر فلسطین میں ان کا سیاسی اقتدار و تسلط کبھی قبول نہیں کیا جاسکتا۔ عزام پاشا نے اپنا یہ بیان انگریزی زبان میں دیا جسکے ایک موقع پر بیان میں حائل ہو کر عزام پاشا سے شامی سفیر مقیم قاہرہ نے ان سے کسی قدر تردد آمیز لہجہ میں عربی زبان میں کچھ کہا جس کا ترجمہ پوچھا گیا تو موصوف نے اعلان کیا کہ عربوں کی تائید میں مسئلہ فلسطین کے تصفیہ تک صیہونی مال سے مقاطعہ کی برخاستگی کا عرب لیگ کوئی ارادہ نہیں رکھتی۔

شنبہ کے دن تحقیقاتی کمیشن نے اپنا اجلاس امام یمن کے فرزند امیر عبداللہ کے ایک بیان کی سماعت کے بعد برخاست کیا۔ اس بیان پر یمنی ایک عرب ممالک کے نمائندوں کے دستخط ثبت تھے۔ اور اس میں یہ بتلایا گیا ہے کہ فلسطین کو بقیہ دنیا سے منقطع نہیں کیا جاسکتا۔ یہودی توطن پذیری کو روک دیا جائے اور فلسطین کو ایک قومی یہودی وطن بنانے کی مساعی کا خاتمہ ہو جانا چاہیئے۔"

کمیشن مذکور کی دوسری نشست دوشنبہ کو ہوگی۔ (رائٹر)

حیدرآباد کی غذائی صورتحال پر تبصرہ

مجلس اغذیہ میں آنریبل مسٹر گرگسن کی تقریر

اب ہم پھر یہاں ایسے وقت میں مل رہے ہیں جب کہ ایک آنے والی آفت کے آثار نمودار ہو چکے ہیں۔ یہ آفت ایسی خطرناک ہے کہ اگر ہندوستان کی عام حکومتیں ایسی دنیائے عالم کی مدد سے جو حالات سے اچھی طرح واقف ہو ایسے رقبوں کو جو فصلیں خراب ہو جانے کی وجہ سے شہری آبادی کی غذائی ضروریات کی سربراہی نہیں کر سکتے ہیں اور دیگر ایسے رقبوں کو جہاں ہمیشہ سے مقامی غذائی ضروریات سے کم غلہ پیدا ہوتا ہے قحط سے بچانے کے لئے تمام ممکن تدابیر اختیار نہ کریں تو اس کا اندیشہ ہے کہ ہندوستان کے بعض بڑے حصے سخت فاقہ کشی اور موت کی مصیبت میں مبتلا ہو جائیں۔ آپ میں سے اکثروں نے ریڈیو پر ان تقریروں کو سنا ہوگا جو ہز ایکسلنسی دی وائسرائے آف انڈیا۔ سر جے۔ پی سریواستوا اور دیگر حضرات نے کی ہیں آپ سب نے ان تقریروں کو پڑھا ہوگا جو مرکزی مجلس وضع قوانین میں غذائی بحث کے وقت کی گئیں اور [illegible] جو مقامات درج ہوتے ہیں ان کو دیکھا ہوگا۔ آپ لوگ [illegible] کی اس اپیل سے بھی واقف ہیں جو تمام سیاسی لیڈروں سے کی گئی اور یہ بھی جانتے ہیں کہ کانگریس اور مسلم لیگ کے لیڈروں نے اس کا کیا جواب [illegible] ۱۹۴۵ء [illegible] ۱۹۴۶ء [illegible] تیار ہونے کے بعد سے ہندوستان کی غذائی حالت میں خرابی

پیدا ہو گئی ہے اکثر علاقوں میں خریف کی فصل خراب رہی۔ جنوب میں طوفانوں کی وجہ سے بڑے بڑے رقبے بالکل تباہ و برباد ہو گئے مدراس اور میسور میں مانسون بالکل ناکام رہا۔ جاڑے کے موسم میں بارش نہ ہونے کی وجہ سے مدراس میسور اور بمبئی کے بڑے حصہ میں فصل ربیع کی توقعات بہت خراب ہیں۔ اور ہر جگہ معمول سے بھی کم ہیں اس کے علاوہ شمال سے زیادہ پیداوار والے صوبوں میں جتنا غلہ حاصل ہونا چاہئے تھا اس سے بہت کم حاصل ہوا ہے جنگ کا اندازہ ابھی سے تیس لاکھ ٹن کیا جا رہا ہے جو ایک ایسے ملک کے لئے جو عام طور پر اپنی پیداوار سے زیادہ صرف کرتا ہے یقیناً ایک بڑا حصہ ہے۔

جنگ سے پہلے ہم باہر سے غلہ درآمد کر کے اپنی ضرورتیں آسانی سے پوری کر لیتے تھے۔ گزشتہ سات سال تک دنیا کے ایک بڑے حصہ میں تمام قوتیں جنگ میں مصروف رہیں جس کی وجہ سے دنیا کی پیداوار گھٹ گئی ہے اور دوسری طرف جنگ میں ہزاروں ٹن جہاز برباد ہو گئے جس کی وجہ سے تمام دنیا میں غذا کی کمی کے علاوہ زائد پیداوار والے ملکوں سے کم پیداوار والے ملکوں میں غلہ لیجانے کے لئے جہازوں کی شدید کمی کی وجہ سے ایک اور دشواری کا اضافہ ہو گیا ہے۔ قحط کا خطرہ صرف ہندوستان ہی کے لئے نہیں ہے بلکہ اس خطرہ میں چین کا نصف حصہ انڈو چائینا کا بڑا حصہ اور یورپ کے بہت سے ممالک اس کے ساتھ شریک ہیں۔

یہی وہ حالات ہیں کہ جن کی وجہ سے ہندوستان کی تمام حکومتیں ہندوستان کے باشندوں سے اپیل کر رہی ہیں کہ وہ غذا کے زائد صرف اس کی ذخیرہ اندوزی اور اس کے چور بازار کا انسداد کر کے قحط کا مقابلہ کرنے میں مدد دیں اس قحط کے مقابلہ کے لئے ہندوستان نے اپنی پوری قوت سے اپنے حالات کو انٹرنیشنل فوڈ بورڈ اور تمام دنیا کے سامنے پیش کر دیا ہے تاکہ دنیا کے غذائی وسائل کا ایک کافی حصہ ہندوستان کے لئے مل سکے۔

یہی وجہ ہے کہ لارڈ ویول نے یہ تصفیہ کیا ہے کہ برٹش انڈیا میں فی کس غلہ کا راشن روزانہ ۱۶ اونس سے گھٹا کر ۱۲ اونس کر دیا جائے اور سخت جسمانی محنت کرنے والوں کا سپلیمنٹری راشن ۸ اونس سے گھٹا کر ۴ اونس کر دیا جائے۔ اور تمام ریاستوں سے اپیل کی ہے کہ وہ بھی اس کے مطابق عمل کریں یہی وجہ ہے کہ آج ہم آپ سے اپیل کرتے ہیں کہ آپ مارچ کے مہینے کے آغاز سے حیدرآباد کے راشن بندی کے رقبوں میں اس مجوزہ راشن میں کمی کی تجویز سے اتفاق کریں سنہ ۱۹۴۵ء میں ہندوستان کے لئے ۱۰۰۰ (۱۶) ٹن گیہوں کا وعدہ باہر سے کیا گیا تھا لیکن جہازوں کی کمی کی وجہ سے اس مقدار میں سے صرف [illegible] ہزار ٹن حاصل کئے جا سکے۔ یہ معلوم ہوا ہے ۱۹۴۶ء کی پہلی ششماہی کے لئے باہر سے صرف چار لاکھ ٹن گیہوں دینے کا وعدہ کیا گیا ہے۔ سر رابرٹ ہچنگس نے امریکہ میں انٹرنیشنل کنٹرول کو اس پر رضامند کرنے کی کوشش کی کہ اس مقدار میں اضافہ کیا جائے لیکن جیسا آپ جانتے ہیں ان کو کامیابی نہ ہو سکی ہمیں دعا کرنا چاہیے کہ اب جو آل انڈیا ڈیلیگیشن آنریبل سر جولا پرشاد سریواستوا کی صدارت میں ہندوستان کی ضروریات ظاہر کرنے کیلئے

امریکہ جا رہا ہے زیادہ کامیاب رہے ۲۲ جنوری کو حکومت ہند کے محکمۂ غذا کی جانب سے دہلی میں ایک کانفرنس منعقد ہوئی جس میں تمام صوبوں اور ریاستوں کی ایمرجنسی فوڈ کانفرنس میں شریک ہونے کے لئے ہوائی جہاز کے ذریعہ دہلی گئے تھے۔ اس کانفرنس میں یہ بتایا گیا کہ شمال کے زائد پیداوار والے صوبوں اور خاص طور پر ان صوبوں میں جہاں لیوی اور اجارہ خریدی کے طریقوں کو نافذ کرنے سے انکار کیا گیا تھا۔ غلہ حاصل نہ ہونے کی وجہ سے ہندوستان کی غذائی حالت میں بڑی خرابی پیدا ہو گئی اور یہ تصفیہ ہوا کہ ہندوستان کی تمام حکومتوں کو چاہیے کہ ان ہر دو طریقوں کو جاری کریں۔

یہ امر ہمارے لئے اطمینان کا باعث ہے کہ سنہ ۱۹۴۳ء میں بمبئی اور جنوبی ہند کی غذائی حالت کو سنبھالنے میں حیدرآباد نے جو مدد دی تھی اس کا اعتراف گورنمنٹ آف انڈیا اور دیگر نمائندوں نے علی الاعلان کیا اور ہمارے لیوی اور اجارہ خریدی کے طریقہ کو دوسرے مقامات پر جاری کرنے کیلئے مثال کے طور پر پیش کیا گیا ہم سے یہ خواہش کی گئی کہ اجارہ خریدی کا طریقہ دوسرے اجناس کیلئے بھی استعمال کریں۔ چنانچہ آپ کی مدد گنگ کمیٹی نے مشورہ کے بعد گیہوں کے لئے اس طریقہ کو استعمال کرنے کا تصفیہ کیا ہے۔ کانفرنس کے مشورہ کے لحاظ سے ہم پانچ ہزار یا اس زائد آبادی کے شہروں میں راشننگ بھی نافذ کریں گے لیکن پہلے دس ہزار یا اس سے زائد آبادی کے شہروں کو لیا جائے گا اور یہ عمل بھی رفتہ رفتہ اور غلہ کے کافی ذخائر کا یقین ہونے کی صورت میں کیا جائے گا۔ جس سے اس کا بھی [illegible] ہے اور گورنمنٹ نے تمام عہدہ داروں کو تاکید کر دی ہے کہ اس سال [illegible]

مندرہ غلہ کی مقدار خواہ ایک سیر ہی کیوں نہ ہو جو کاشتکار کی ضرورت سے زائد ہو حاصل کر لی جائے گی اور غلہ کے استعمال میں ترا زمین دوزی کی صورت میں یا اس کو گودام میں رکھنے یا دانستہ دے جانے کی صورت میں کاشتکار بیوپاری ساہوکار یا حصہ ہیں مالدار صارفین اور گورنمنٹ کے محکمے کفایت شعاری سے کام کریں گے۔ اور دعوتوں اور ذاتی ضروریات کے لئے غلہ کا غیر ضروری خرچ کم کر دیں گے۔

جن طریقوں کو دیہاتی نے تمام سیاسی پارٹیوں اور جماعتوں سے اس نازک وقت پر پورے تعاون عمل کے لئے اپیل کی ہے اسی طرح یا حکومت سرکار عالی نے بھی سے خواہش کی ہے کہ ریاست سرکار عالی کی جانب سے مقامی لیڈروں سے ربط پیدا کر کے ان سے اس خصوص میں مدد لی جائے۔ مجھے یہ کہنے میں خوشی ہوتی ہے کہ ایسا ہی ہوا ہے اور میں شکر گزاری کے ساتھ اس کا اعتراف کرتا ہوں کہ ملک بھر کی ہر جماعت نے ہر ممکن تعاون دینے کا وعدہ کیا ہے اور ایسا ہونا بھی چاہئے کیونکہ یہ معاملہ جماعتی سیاسیات کا نہیں ہے۔ ہم سب کا فرض ہے کہ ہم ایسے کام کریں اختلافات کو بھول جائیں اور ہندوستان میں فاقہ کشی کو دور کرنے کے لئے اپنی متحدہ جدوجہد کریں۔ میں شکر گزاری کے ساتھ اس عملی تعاون اور ہمدردی کا اعتراف کرتا ہوں جو غذا کے متعلق کاروبار میں گزشتہ دو سال کے دوران میں ہماری پبلک اور سیاسی زندگی کے اکثر اہم عناصر کی جانب سے حاصل رہا ہے۔ گزشتہ چند مہینوں میں یہ ظاہر ہوا ہے کہ ملکی معاملات پر اعتراضات کرنے میں بے صبری سے کام لیا گیا ہے ان اعتراضات میں جو اکثر غیر دانشمندانہ طور پر اخبارات اور جلسوں میں شائع کئے جاتے ہیں اس شدید ضرورت پر کوئی زور نہیں دیا جاتا جو ہماری پالیسی اور کوششوں کی بنیاد ہے یعنی بعض اوقات لیوی اور خریداری کی ضرورت کے متعلق محض زیادہ تاکید کرنے کے

بعض سرکاری ملازمین یا کارپردازوں کے خلاف جو اس کام پر مامور ہیں بددیانتی کے الزامات پر اور زور دیا جاتا ہے۔ یہاں تک کہ بعض مقرروں نے تو تقریباً یہ باور کرایا کہ رسد، مال اور سپلائی کے عہدہ داروں کی ٹولیاں ہیں جو بغیر کسی اصول کے بے جا غلہ وصول کرتے ہیں اور غریب رعایا کی فریاد کو حق نہیں دیتے اور نقصان کرنا نہیں چاہتے۔ اس پروپیگنڈہ کی وجہ سے کریم نگر اور نلگنڈہ میں مال کے عہدہ داروں پر حملے ہو چکے ہیں اور تلنگانہ اور مرہٹواڑی کے دو علاقوں میں لیوی اور خریدی کے ذریعہ غلہ کی فراہمی کی رفتار عام طور پر سست ہو گئی ہے۔ یہی وجہ تھی کہ حال میں ہم کو چار سیاسی جماعتوں کی نقل و حرکت پر پابندی عائد کرنی پڑی۔ ہم امید کرتے ہیں کہ حال میں تعاون عمل کے لئے جو اپیل کی گئی ہے اس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ ہم اس پابندی کو برخاست کرنے کے قابل ہو سکیں گے اور دیگر اشخاص پر جو اس قسم کے غیر دانشمندانہ اور خطرناک حرکات کرتے ہیں ایسی پابندیاں عائد کرنے کی ضرورت محسوس نہ کریں گے۔ ہم یہ محسوس کرتے ہیں کہ تعاون عمل دونوں طرف سے ہونا چاہئے۔ اپنی حد تک ہم نے متعلقہ اعلیٰ کو تاکید کر دی ہے کہ جہاں تک ہو سکے مقامی لیڈروں کو ساتھ لے کر کام کریں اور ضلع اور تعلقہ کی غذائی کمیٹیوں میں ان کو بالالتزام شریک رکھیں اور کمیٹیوں کے اجلاس زیادہ پابندی کے ساتھ ہوا کریں آمد و درآمد پیداوار اور غذائی حالات کی تنقیح کے دوران میں ان کو ساتھ رکھیں اور متعدد فرائض کا لحاظ رکھتے ہوئے۔ رشوت ستانی، ناانصافی یا ظلم و زیادتی کی شکایتوں اور ناجائز ذخیرہ بندی اور چور بازاری کی اطلاعات پر بلا تامل تحقیقات کریں۔

اس خصوص میں ہم یہ غور کر رہے ہیں کہ رسد کے کاروبار میں رشوت ستانی کو روکنے کے لئے جو عدالت جیوری اور خفیہ پولیس آپ کے مشورے سے حال میں قائم کیا گیا ہے اس میں مزید اصلاح کس طرح کی جائے لیکن میں آپ پر یہ ظاہر کر دینا چاہتا ہوں کہ سنہ ۱۳۵۵ ف میں ایسی شکایتوں کی بنا پر چار سو ملازمین کو سزا دی گئی۔ اس میں اضلاع پولیس کے برطرف شدہ اشخاص شریک نہیں ہیں جن کی تعداد اس سے بھی زائد ہے لیکن ہم یہ چاہتے ہیں کہ آپ کا تعاون عمل عہدہ داروں کے خلاف شکایات پیش کرنے سے زیادہ لیوی اور خریداری کی اسکیم کے تحت غلہ کی فراہمی پر مرکوز رہے سرکاری عہدہ داروں میں زیادہ تعداد دیانتدار اور مخلص اشخاص کی ہے جو اس خطرناک اور مشکل مسئلہ کا مقابلہ کرنے کی جان توڑ کوشش فرض شناسی کے ساتھ کر رہے ہیں واقعہ یہ ہے کہ وہ اس کی کوشش کر رہے ہیں کہ فاقہ کشی سے موت کا واقع ہونا ناممکن ہو جائے۔

یقیناً آپ یہ معلوم کرنا چاہتے ہوں گے کہ غذائی کمی کے اس زمانہ میں خود حیدرآباد کا کیا حال ہے آیا خود اس کو اپنی مشکلات بھی ہیں یا نہیں اگرچہ کہ ہمسایہ علاقہ جات کی ضروریات بہت شدید ہیں کیا وہ اس قابل ہے کہ مزید غلہ بہم کر سکے حقیقت یہ ہے کہ ہمیں بھی اپنی مشکلات موجود ہیں لیکن ان کے باوجود ہم اپنے ہمسایہ علاقہ جات بمبئی، مدراس، میسور اور دکن اسٹیٹس سے زیادہ خوش قسمت ہیں۔

گزشتہ موسم بارش میں بروقت بارش نہ ہونے کی وجہ سے اس سال خریف کے رقبہ میں (۱۵۵۰۰۰) ایکڑ کی کمی ہوگئی جس کے مجموعی طور پر ۱۰ اضلاع اجناس اور ... کا رقبہ (۱۵۰۰۰۰) رہا۔ اس کمی کی وجہ زیادہ تر یہ تھی کہ تخم ریزی کے وقت حالات موافق نہیں تھے

ان ہی وجوہ کے تحت ربیع کی جوار کا رقبہ جو سنہ ۱۳۵۴ ف میں (۵۳۳۶۴۰۰) ایکڑ تھا سنہ ۱۳۵۵ ف میں (۶۶۰۰۰۰) ایکڑ کا ہیٹ گھٹ گیا۔ ربیع اور تابی کی پیداوار کا جو عام اندازہ زراعت شماری سے حاصل کیا گیا ہے اس کے لحاظ سے گیہوں کا رقبہ جو سنہ ۱۳۵۴ ف میں (۱۶۵۴۳۰۰) ایکڑ تھا سنہ ۱۳۵۵ ف میں (۴۹۰۰۰۰) ایکڑ تک گھٹ گیا ہے اور تابی دھان کا رقبہ (۳۰۹۰۰۰) ایکڑ سے (۶۲۱۶۰۰) ایکڑ تک گھٹ گیا ہے۔ تابی کی حد تک یہ عارضی اعداد یقیناً کم معلوم ہوتے ہیں کیونکہ یہ اعداد ماہ بہمن میں حاصل کئے گئے حالانکہ تابی کی تخم ریزی اس کے بعد ایک عرصہ تک جاری رہی اور اب تک بھی ختم نہیں ہوئی۔ لہٰذا عارضی اعداد کے مقابلہ میں مجموعی رقبہ کافی سے زیادہ ہے۔ بدقسمتی سے ہمارے مغربی اضلاع میں بمبئی کے قحط زدہ رقبہ جات سے متصل جو تعلقہ جات واقع ہیں ان کی ربیع کی فصل خراب ہونے کی وجہ سے قحط زدہ قرار دینا پڑا۔ ان میں سے تین تعلقات ضلع اورنگ آباد کے ہیں تین ضلع بیڑ کے ایک ضلع عثمان آباد کا اور چار ضلع رائچور کے۔ ان رقبہ جات کی مردم شماری (۸۵۰۰۰۰) ہے۔

خریف کے رقبہ اور پیداوار میں اس کمی کی وجہ سے اور ربیع کی توقعات اچھی نہ ہونے کی وجہ سے ایمرجنسی خوراک کانفرنس میں جو تاریخ ... جنوری سنہ ۱۹۴۶ء بمقام دہلی ہوئی تھی مجھے یہ کہنا پڑا کہ حیدرآباد کو اس کا یقین نہیں ہے کہ وہ سنہ ۱۹۴۵ ۱۹۴۶ء کے خریف پلان کے تحت اپنے وعدہ کو پورا کر سکے گا۔ آپ کو یاد ہوگا کہ خریف پلان کے تحت (۱۳۰۰۰) ٹن سفید جوار اور (۱۰۰۰۰) ٹن باجرہ دینے کا وعدہ آپ کی ورکنگ کمیٹی کے مشورے سے اور اس کے بعد گزشتہ اجلاس غذائی اسٹینڈنگ کمیٹی میں خود آپ کے مشورے سے کیا گیا تھا۔

(باقی)

"تمبی ایسا کام گھٹ ثابت ہوگا؟"

گاندھی جی کا مضمون

احمد آباد ۱۰ مارچ۔ گاندھی جی اردو ہ ہریجن میں وارث علی کا ذکر کرتے ہوئے لکھتے ہیں "میں اپنے آپ سے سوال کرتا ہوں اور شاید دوسرے بھی سوال کرتے ہیں کہ میں نے پوری چار کے بعد جو کام کیا تھا اس کی نکتہ چینی کر رہا ہوں اس سلسلہ میں میرے قلب میں کوئی سطالبہ نہیں مگر جب ایسی صورت پیش آئے تو دنیا کی کوئی طاقت مجھے باز نہیں رکھے گی"۔

گاندھی جی لکھتے ہیں "میرے پاس انگریزوں پر اعتماد نہ کرنے کے معقول اسباب ہیں۔ اگر میری محبت مخلصانہ ہے تو مجھے اپنے اعتماد کے باوجود انگریز سے محبت کرنی چاہیئے۔ میری محبت کس کام کی اگر وہ صرف اس وقت تک ... قائم رہتی ہے جب تک مجھے اپنے دوست پر اعتماد رہے ... ایسے کرتے ہیں۔ اعتماد ختم ہوتے ہی وہ دشمن بن جاتے ہیں۔ پھر یہ بھی کیا ہو ... ہیں ... جیل میں نے اتنا زیادہ وقت صرف کیا جس نے ... خواہش و مفاد ... کیلئے اتنی زیادہ رقم ... کی نسبت میرا خیال ہے کہ اس نے ... گاندھی جی ... کیا ایسا کام گھٹ ثابت ہوگا؟ میں یہ خیال کرتے ... انگریزوں کے خلاف ... افعال کا ... کے اعمال ... جب انگریزی راج ختم ہو جائے گا تو کیا کوئی ... باقی نہیں رہیں گے؟ ... کو موردِ الزام قرار دینے کا ... ترک کر دینا چاہیئے ہم بھی اس ... باقی ہیں۔ وہ ... لکھتے اور ... ہیں ... دو کانوں کو ... لوٹنے والوں نے ... اگر ... کیا ... کشی میں مبتلا تھے ... اگر ... استعمال کیا

چاہا ہے تو غذا لوٹ لینے سے ہمیں بچانا ممکن نہیں ہو سکتا۔ خامیں رہتے ہوئے ملک کا ... تلافی کر لیں گے۔ اگر غضب کی بات ہو۔ لیڈروں کی ان دو تحریروں میں فاقہ کشوں کو پہلے سے زیادہ فاقہ کشی کرنی پڑے گی۔

جن لوگوں نے غذر کرنے والوں کو اکسایا وہ نہیں جانتے کہ انہوں نے کیا حرکت کی ہے اور اس کی انجام کار اطاعت لازمی تھی یا کیا اس کا نشانہ ندو کا سبق دینا تھا؟ تاریخ کو سمجھنے کا یہ طریقہ نہیں ... اس حماقت کی توثیق کر دینی چاہیئے کہ میں انگریزوں سے بھی اتنی محبت ... ہندوستانیوں سے دونوں انسان ہیں ... حکومت ہندوستان کے ... تو ... یہ ... راج ہمارا پیدائشی حق ہے ... ان چیزوں سے حاصل نہیں ہوتا ... کا ... اپنے ... کا انعام کیا ہونا چاہیئے ... کو اپنے آپ کو دنیا کو دھوکہ دینی ...

"تاج" ہفتہ وار کی بازاجرائی

معلوم ہوا ہے کہ "تاج" ہفتہ وار کو حکومت سرکار عالی نے اس شرط کے ساتھ اشاعت کی اجازت دیدی ہے کہ ایک ہزار روپے نقد ضمانت داخل کیجائے سمجھا جاتا ہے کہ "تاج" اسی مہینے سے شائع ہونے لگے گا۔ یاد ہوگا کہ اس اخبار کی اشاعت کو حکومت سرکار عالی نے تقریباً دس سال پہلے مسدود کردیا تھا

اعلان

محکمہ معتمدی سرکار عالی صیغہ رسد

نشان (۸-۱۰۰)　　مورخہ یکم اردی بہشت ۱۳۵۵ف

حسب الحکم عالیجناب نواب صدر اعظم بہادر باب حکومت سرکار عالی بہ نفاذ ان اختیارات کے جو تحت قاعدہ ۲، ۷ ذیلی قاعدہ (۲) قواعد تحفظ ممالک محروسہ سرکار عالی بابتہ ۱۳۴۹ف صدر اعظم بہادر با جلاس باب حکومت کو حاصل ہیں اعلان محکمہ رسد نشان (۹۱) مورخہ یکم بہمن ۱۳۵۴ف نسبت اجارہ خریدی دھان و چاول میں حسب ذیل مزید ترمیم کی جاتی ہے جس کا نفاذ تاریخ اشاعت جریدہ سے ہوگا:-

اعلان مذکور کے منسلکہ ضمیمہ میں آخری مد (۱۰) کے بعد حسب ذیل مدات (۱۱) اور (۱۲) بارہ کا اضافہ کیا جائے:-

"۱۱- تعلقہ باغات ضلع باغات"

"۱۲- ضلع اطراف بلدہ کے تعلقات شرقی، غربی، شمالی، جنوبی و دیار"

شرحہ دستخط منجانب معتمد رسد

تقرر عدالت خاص برائے تحقیقات مقدمات رشوت ستانی بضمن سلسلہ

حکومت سرکار عالی نے رشوت ستانی کے مقدمات کی سماعت کے لیے ایک عدالت خاص کا تقرر فرمایا ہے جو ارکان ذیل پر مشتمل ہوگی:۔

(۱) نواب [illegible] جنگ بہادر [illegible]

(۲) مولوی غوث محی الدین خان [illegible]

(۳) مسٹر [illegible] بار ایٹ لا۔

اس ضمن میں جو اعلانات محکمہ معتمدی عدالت و کوتوالی و امور عامہ سرکار عالی سے وقتاً فوقتاً جاری ہوئے ہیں ان کے اہم اقتباسات درج ذیل کئے جاتے ہیں:۔

اعلان (نمبر ۲۲) مورخہ ۱۲ اردی بہشت ۱۳۵۵ف کا فقرہ (۲) یہ ہے:۔

۲۔ عدالت خاص دفعات ۱۳۸ تا ۱۴۱ مجموعہ تعزیرات ممالک محروسہ سرکار عالی کے تحت جرائم متعلقہ رشوت ستانی کی تحقیقات کرے گی جب کہ ایسے جرائم کا ارتکاب محکمہ [illegible] کے کاروبار کے سلسلہ میں واقع ہوا ہو۔ نیز وہ ان مقدمات کی بھی تحقیقات کرے گی جو صدر اعظم باب حکومت کسی خاص یا عام حکم کے ذریعہ اس کے سپرد کریں۔ مقدمات مذکورہ میں ایسا مقدمہ بھی داخل ہوگا جو اعلان ہذا کی اجرائی کے وقت کسی عدالت میں زیر استغاثہ یا عدالت [illegible] میں زیر دوران ہو اور جس کو صدر اعظم باب حکومت بذریعہ حکم خاص عدالت خاص میں بھیجے جانے کا حکم دیں۔ ایسے حکم کے صادر ہونے کے بعد اس عدالت کا اختیار سماعت کسی ایسے مقدمہ کی حد تک جو [illegible] منتقل کیا گیا ہو باقی نہ رہے گا۔

اعلان (نمبر ۲۴) مورخہ ۳ اردی بہشت ۱۳۵۵ف میں عدالت مذکور کے طریق کار کی نسبت حسب ذیل قواعد مرتب و شائع کئے گئے ہیں:۔

حصہ اول

عدالت خاص کے اوقات کار و اجلاس و مقام

۱۔ عدالت خاص اپنے اجلاس معمولاً بلدہ حیدرآباد میں ایام دفتر میں منعقد کرے گی۔ اجلاس مسلسل روزانہ یا اس قدر ایام تک ہوتے رہیں گے جن کی ضرورت کار کے لحاظ سے محسوس ہو۔ عدالت خاص مجاز ہوگی کہ بلحاظ حالات عدالت کے اجلاس مستقر ہائے اضلاع پر منعقد کرنے کے لئے دورہ کرے بشرطیکہ دورہ سے عوام کی سہولت اور مقدمات کے عاجلانہ انفصال میں مدد مل سکے۔

حصہ دوم

ضابطہ جبکہ عدالت خاص کا ایک رکن غیر حاضر ہو

۲۔ اگر کسی وجہ سے عدالت خاص کا کوئی رکن مفوضہ فرائض کی انجام دہی سے قاصر رہے تو عدالت خاص رکن مذکور کی غیر حاضری کی اطلاع صدر اعظم باب حکومت کو دے گی اور مقدمہ کی سماعت اس وقت تک ملتوی رکھے گی تا آنکہ تحت دفعہ ۸ دستور العمل تحفظ ممالک محروسہ سرکار عالی صدر اعظم باب حکومت مخلوعہ جگہ پر کسی اور شخص کا تقرر کریں۔

حصہ سوم

عدالت خاص کا عام ضابطہ

جرائم جن کی تحقیقات عدالت خاص کر سکتی ہے۔

۳۔ باوجود کسی حکم مندرجہ قانون نافذ الوقت عدالت خاص کسی ایسے جرم کی تحقیقات کی مجاز ہوگی تاوقتیکہ اس جرم کے متعلق کوئی عہدہ دار کوتوالی جس کا درجہ صدر امین سے کم نہ ہو واقعات کی تحریری رپورٹ پیش نہ کرے جس پر ایسا جرم مبنی ہو۔

آغاز تحقیقات

۴۔ عدالت خاص جرم کی تحقیقات اس طرح آغاز کرے گی کہ رپورٹ کوتوالی کے مندرجہ فرد قرارداد جرم کو تفصیل سے ملزم کو پڑھ کر سنائے گی بعد سماعت قرارداد جرم ملزم جو بیان کرے اس کو بطور جواب قلمبند کرے گی لیکن ملزم کو اختیار ہوگا کہ اپنا تحریری بیان بطور جواب علیحدہ پیش کرے۔ ملزم کا جواب قلمبند یا داخل ہونے کے بعد گواہان تائید رپورٹ کوتوالی کے بیانات تحت دفعہ (۱۰) ضمن (۲) دستور العمل تحفظ ممالک محروسہ سرکار عالی قلمبند کئے جائیں گے۔

گواہوں پر جرح کرنے کا اختیار

۵۔ ملزم کو گواہان تائید رپورٹ پر جرح کرنے کی اجازت دی جائے گی بشرطیکہ جرح کا تعلق ایسے اہم امور سے ہو جن کا جرم سے راست تعلق ہو۔

ملزم کو رہا کرنا یا تحقیقات جرم کو جاری رکھنا۔

۶۔ استغاثہ کی جانب سے جو شہادت پیش ہو اس کے متعلق عدالت خاص کی رائے ہو کہ بادی النظر میں ملزم پر الزام منسوبہ ثابت نہیں ہے تو اس صورت میں عدالت خاص ملزم کو رہا اور وجوہ رہائی قلمبند کرے گی۔ لیکن اگر عدالت خاص کی رائے میں بادی النظر خود پر بخلاف ملزم جرم ثابت ہو تو عدالت خاص اول واقعات کو مختصراً قلمبند کرے گی اور اس کی اطلاع ملزم کو دیکر ملزم سے مطالبہ کرے گی کہ اپنی جواب دہی اور اس کے سلسلہ میں شہادت پیش کرے اور جو شہادت پیش ہو اس کی مختصر یادداشت قلمبند کر سکے گی بعد فریقین کے سماعت کر کے [illegible]

ملزم کا اپنی جانب سے وکیل کا مقرر کرنا

۷۔ ملزم کو اختیار ہوگا کہ اگر وہ مناسب سمجھے تو اپنی پیروی اصالتاً یا وکالتاً کرے۔

مستغیث کو صلہ دینے کی سفارش۔

۸۔ عدالت خاص مجاز ہوگی کہ مستغیث کو کسی مقدمہ میں صلہ دینے کی نسبت صدر اعظم باب حکومت کے پاس سفارش کرے بشرطیکہ مستغیث کی اطلاع اور مقدمہ کے دائر کرنے میں اس کی امداد کی وجہ سے جرم ثابت ہوا ہو۔

اعلان (نمبر ۲۱) مورخہ ۱۲ اردی بہشت ۱۳۵۵ف کے ذریعہ اعلان (نمبر ۲۵) مورخہ ۳۰ خورداد ۱۳۵۳ف میں حسب ذیل ترمیم کی گئی ہے:۔

اعلان مذکور کے فقرہ (الف) کے بعد حسب ذیل شرط کا اضافہ کیا جائے۔ مگر شرط یہ ہے کہ جرائم متعلق دفعات (۱۳۸ - ۱۳۹ - ۱۴۱) مجموعہ تعزیرات سرکار عالی کی تفتیش خاص جمعیت کوتوالی کے ذریعہ عمل میں آئیگی اگر جرائم مذکور کا ارتکاب محکمہ [illegible] کے کاروبار کے سلسلہ میں واقع ہوا ہو۔

اعلان (نمبر ۲۶) مورخہ ۱۲ اردی بہشت ۱۳۵۵ف کے ذریعہ تمام اشخاص کو جو کسی پایۂ [illegible] ملازم ہیں [illegible] یا اس شخص کو جو [illegible] انجام دیا ہو [illegible] عدالت خاص کی تحقیقات متعلقہ جرائم کا [illegible] جرائم مذکور [illegible] تعزیرات [illegible] دفعات ۱۳۸ تا ۱۴۱ میں کیا گیا یا جو صدر اعظم باب حکومت کسی عام یا خاص حکم کے ذریعہ عدالت خاص کے سپرد کئے گئے ہوں [illegible] کے ارتکاب [illegible] کے سلسلہ میں ہوا ہو [illegible]

اشتہار

حاضری مدعی علیہ مرتبہ محکمہ عدالت دیوانی منصفی تعلقہ ورنگل واقعہ ۱۹ فروردی ۱۳۵۵ف نمبر مقدمہ ۲۲ سنہ ۱۳۵۵ف

باجلاس مولوی سید عزت محی الدین بی اے ال ال بی زاید منصف ورنگل۔

بنا لچیا مدعی بنام یاسانی لچیا۔ دعوے دلا پانے مبلغ مالوجب سکہ عثمانیہ

بنام یاسانی لچیا ولد لچیا قوم جقال عمر ۴۰ سال پیشہ پیر ساکن کنا پورم تعلقہ حضور آباد

ہرگاہ مقدمہ مندرجہ صدر میں تمہارے نام متعدد مرتبہ سمن جاری کئے گئے لیکن تمہارا پتہ نہ ملنے کی وجہ سے سمن کی تعمیل نہ ہوسکی اب حسب استدعا مدعی بذریعہ ہذا مشتہر کیا جاتا ہے کہ بتاریخ ۱۰ اردی بہشت ۱۳۵۵ف اصالتاً یا وکالتاً حاضر عدالت ہوکر مقدمہ ہذا میں پیروی و جواب دہی وغیرہ کرو بصورت ثانی حسب ضابطہ کارروائی یکطرفہ کی جائیگی پھر تمہارا کوئی عذر قابل سماعت نہ ہوگا

آج بتاریخ ۱۹ فروردی ۱۳۵۵ف بثبت دستخط و مہر عدالت سے جاری کیا گیا۔ فقط دستخط سررشتہ دار عدالت

اشتہار

مرتبہ محکمہ عدالت دیوانی منصفی جگتیال واقعہ ۲۶ فروردی ۱۳۵۵ف نمبر مقدمہ ۲ بابتہ ۱۳۵۵ف۔

باجلاس پنڈت لکشمن راؤ صاحب بی اے ال ال بی منصف جگتیال۔

نیلگری وینکٹ راؤ بنام کراچہ نرسیا دعوے دلاپانے زر نقد مبلغ (للعہ) سکہ

کراچہ نرسیا ولد راسیا قوم کمٹی عمر ۵۰ سالہ پیشہ زراعت ساکن ناگریڈی پور تعلقہ کریم نگر۔

ہرگاہ مقدمہ صدر میں تمہارے نام سمن جواب دہی اجرا کئے گئے لیکن تمہاری عدم موجودگی کی وجہ سمن کی تعمیل تمہارے مکان پر ہوئی ہے اس لئے بذریعہ اشتہار ہذا تم کو اطلاع دی جاتی ہے کہ تم بتاریخ ۵ اردی بہشت ۱۳۵۵ف یوم یکشنبہ بوقت ۱۱ ساعت اصالتاً یا وکالتاً حاضر عدالت ہوکر جواب دہی کرو اسی روز جملہ اسناد و دستاویزات جن پر تم بتائید اپنی جواب دہی کے استدلال کرنا چاہتے ہو پیش کرو اگر تم روز مذکور حاضر نہ ہوگے مقدمہ تمہارے غیاب میں فیصل ہوگا

آج بتاریخ ۲۶ فروردی ۱۳۵۵ف میری دستخط و مہر عدالت سے جاری کیا گیا۔ فقط دستخط سررشتہ دار عدالت۔

اشتہار

از محکمہ عدالت دیوانی ضلع گلبرگہ شریف صیغہ مرافعہ واقعہ ۳۰ فروردی ۱۳۵۵ف

نمبر مقدمہ (۳۶) سنہ ۱۳۵۵ف۔ باجلاس پنڈت جگناتھ راؤ صاحب بی اے ال ال بی ناظم عدالت ضلع گلبرگہ شریف۔ دعویٰ۔ فیصلہ ثالثی عدالتی قرار دیا جانا

راج رکوک چند بنام ویدیا ولد راج تیرتھ سوامی وغیرہ۔

بنام ویدیا ولد راج تیرتھ سوامی گوسوامی گست قوم برہمن عمرہ ۴۰ سالہ پیشہ جاگیر ساکن بولنی پور تعلقہ شورا پور۔ بمقدمہ مندرجہ صدر میں تمہارے نام ۲۱ بوزنہ سمن بمقام مسکونہ اجرا کئے گئے مگر وہ تمہارے عدم موجودگی کے باعث بلا تعمیل واپس آئے۔ جس کی نسبت بالآخر تمہارے نام اشتہار جاری کرنے کا حکم صادر ہوا ہے اس لئے تم کو بذریعہ ہذا مطلع کیا جاتا ہے کہ بتاریخ ۶ مہر ۱۳۵۵ف بمقام مستقر عدالت ضلع گلبرگہ شریف اصالتاً یا وکالتاً حاضر ہوکر مقدمہ ہذا کی پیروی و جوابدہی کرو۔ ورنہ بصورت عدم حضوری تمہارے مقابلہ میں کارروائی ضابطہ کی جائے گی اور پھر تمہارا کوئی عذر مسموع نہ ہوگا

آج بتاریخ ۳۰ فروردی ۱۳۵۵ف میری دستخط اور مہر عدالت سے اشتہار جاری کیا گیا

دستخط سررشتہ دار عدالت

اعلان

مرتبہ محکمہ تحصیل تعلقہ مرین آباد ضلع بیڑ واقعہ فروردی ۱۳۵۵ف

شدہ۔ متروکہ لاوارث پانڈورنگ کشن لال پٹوار مواضع مرین

تمام لوگوں کو آگاہ کیا جاتا ہے کہ موضع وال تعلقہ مرین آباد کے اراضی متروکہ نمبر ۱ موازی ۔۔۔ مالکی جس کا پٹہ دار پانڈورنگ کشن لال مادھو رائی ساکن ہربد پور فوت ہوا ہے پٹواری متوفی لاوارث ہے متبنیٰ فرزند کے ہونے کا ادعا ہے لیکن متبنیٰ فرزند ہونے کی تصدیق نہیں کی اور کوئی وارث حاضر ہوا اس لئے کارروائی لاوارث قرار پانے کی ہے لہٰذا تم کو آگاہ کیا جاتا ہے پانڈورنگ کے کوئی وارث ہوں یا متبنیٰ فرزند ہوں تو اندرون مدت ایک سال تعمیل ہذا سے رجوع ہوکر دعویٰ پیش کریں بعد مرور مدت کسی کا عذر مسموع نہ ہوگا اور اراضی کا پٹہ نیلام کر دیا جائے گا۔

دستخط تحصیلدار صاحب

مسعود محمد ۔۔۔ پریس حیدرآباد دکن